تفسیر دُرِّ منثور مترجم

جلد سوم

تالیف

امام جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر السیوطی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۹۱۱ھ

ترجمہ متن قرآن

ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ

مترجمین

سید محمد اقبال شاہ ۰ محمد بوستان ۰ محمد انور مگھالوی

ادارہ ضیاء المصنفین بھیرہ شریف

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور۔ کراچی ۰ پاکستان

نام کتاب	تفسیر درمنثور مترجم (جلد سوم)
مصنف	امام جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر سیوطی رحمۃ اللہ علیہ
ترجمہ متن قرآن مجید	ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ
مترجمین	مولانا سید محمد اقبال شاہ، مولانا محمد بوستان، مولانا محمد انور مگھالوی
	من علماء دار العلوم محمدیہ غوثیہ، بھیرہ شریف
زیرنگرانی	ادارہ ضیاء المصنفین، بھیرہ شریف
	قاری اشفاق احمد خان، انور سعید، لاہور
سال اشاعت	نومبر 2006ء
ناشر	الحاج محمد حفیظ البرکات شاہ
تعداد	ایک ہزار
کمپیوٹر کوڈ	1Z 31
قیمت	-/ سیٹ

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتادربار روڈ، لاہور۔ 7221953 فیکس:۔ 042-7238010

9۔ الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7225085-7247350

14۔ انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون: 021-2212011-2630411۔ فیکس:۔ 021-2210212

e-mail:- sales@zia-ul-quran.com

zquran@brain.net.pk

Visit our website:- www.zia-ul-quran.com

امام ابن ابی حاتم اور ابوالشیخ رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا مُتَبَّرٌ کا معنی ھالك (ہلاک اور تباہ ہونے والا) ہے۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن زید رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ مُتَبَّرٌ بمعنی المخسر (ہلاک کرنے والا) اور فرمایا المتبر اور الباطل دونوں برابر اور ہم معنی ہیں جیسا کہ غفور اور رحیم کے الفاظ ہیں۔ اور عرب کہتے ہیں اِنَّهُ الْبَائِسُ الْمُتَبَّرُ، وَاِنَّهُ الْبَائِسُ الْمُخَسَّرُ (بے شک یہ ہلاک کرنے والا خوف ہے)

وَ وٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّ اَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖۤ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ۚ وَ قَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَ اَصْلِحْ وَ لَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۴۲﴾

"اور ہم نے وعدہ کیا موسیٰ سے تیس رات کا اور مکمل کیا اسے دس مزید راتوں سے سو پوری ہوگئی اس کے رب کی میعاد چالیس راتیں۔ اور (طور پر جاتے وقت) کہا موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے کہ میرا نائب رہنا میری قوم میں اور اصلاح کرتے رہنا اور مت چلنا مفسدوں کے راستہ پر"۔

ابن منذر، ابن ابی حاتم اور ابوالشیخ نے کئی طرق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا "وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ" میں جن چالیس راتوں کا ذکر ہے وہ ذوالقعدہ اور ذوالحجہ کی دس راتیں ہیں۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت سلیمان تیمی رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرمی کا خیال ہے وہ تیس راتیں جن کا وعدہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کیا گیا وہ ذوالقعدہ کی ہیں۔ اور وہ دس راتیں جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے چالیس راتیں مکمل کیں وہ ذوالحجہ کی دس راتیں ہیں۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل کیا ہے کہ سال کے بقیہ ایام میں کیا جانے والا کوئی عمل بھی اس عمل سے افضل نہیں جو ذوالحجہ کے دس دنوں میں کیا جائے۔ اور یہی وہ دس (راتیں) ہیں جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے لیے معیاد مکمل فرمائی۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابوالعالیہ رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ قول باری تعالیٰ "وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ" میں ذوالقعدہ اور ذوالحجہ کے دس دن مراد ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے اصحاب کو پیچھے چھوڑا اور ان پر حضرت ہارون علیہ السلام کو خلیفہ (اپنا نائب) مقرر کیا اور آپ خود چالیس راتیں طور پر قیام فرما رہے۔ اور اس وقت آپ پر تورات تختیوں کی صورت میں نازل ہوئی اور رب کریم نے (اپنی شان کے لائق) سرگوشی کرتے ہوئے انہیں قرب خاص عطا فرمایا اور شرف ہم کلامی سے نوازا اور آپ نے قلم چلنے کی آواز سنی اور ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ آپ نے چالیس راتوں میں کوئی گفتگو نہیں کی یہاں تک کہ آپ طور سے اتر آئے۔

24B

دن رات کے روزے رکھے۔ تو آپ نے ناپسند کیا کہ آپ اپنے رب سے ہم کلام ہوں اور آپ کے منہ کی بو روزے دار کے منہ کی بو کی مثل ہو۔ پس آپ نے زمین کی ایک بوٹی منہ میں ڈالی اور اسے خوب چبایا۔ تو آپ کے رب نے آپ سے فرمایا: تم نے روزہ افطار کیوں کیا ہے؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ حقیقی کیفیت کو جانتا تھا۔ تو آپ نے عرض کی: اے میرے رب! میں نے تیرے ساتھ کلام کرنے کو ناپسند کیا ہے مگر اس حالت میں کہ میرے منہ میں انتہائی اچھی پاکیزہ خوشبو ہو۔ تو رب کریم نے فرمایا: اے موسیٰ! کیا تو نہیں جانتا کہ روزے دار کے منہ کی بو میرے نزدیک کستوری کی خوشبو سے اچھی اور زیادہ پسندیدہ ہے۔ لہٰذا لوٹ جا اور دس دن روزے رکھ اور پھر میری طرف آنا۔ پس حضرت موسیٰ علیہ السلام نے وہی کچھ کیا، جس کا حکم ان کے رب نے انہیں فرمایا پھر جب اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا تو جو فرمانا تھا وہ فرمادیا(1)۔

رہا یہ ارشاد گرامی ''وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ'' تو اس کے بارے بزار، ابن ابی حاتم، ابونعیم نے حلیہ میں اور بیہقی نے الاسماء والصفات میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا'' جب اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو کوہ طور پر شرف کلام بخشا تو یہ کلام اس کلام کے علاوہ فرمایا جو اس دن فرمایا تھا جس دن آپ کو بلایا۔ تو موسیٰ علیہ السلام نے رب کریم سے عرض کی: اے میرے رب! کیا یہ تیرا وہی کلام ہے جس کے ساتھ تو نے مجھ سے کلام فرمایا؟ تو رب کریم نے فرمایا: اے موسیٰ! میں نے تیرے ساتھ دس ہزار زبانوں کی قوت سے کلام کیا ہے۔ اور میرے پاس تمام زبانوں کی قوت ہے اور اس سے کہیں زیادہ قوت بھی ہے۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی طرف لوٹ کر گئے۔ تو انہوں نے کہا: اے موسیٰ! کیا تم نے گرج کی اس آواز کی طرف نہیں دیکھا جو انتہائی شیریں اور رس گھولنے والے انداز میں آتی ہے' تم نے اسے سنا ہوا ہے۔ پس وہ آواز رحمٰن کے کلام کے قریب قریب ہے۔ لیکن بعینہ وہ نہیں ہے۔

امام عبداللہ بن احمد نے زوائد الزہد میں حضرت عطاء بن سائب رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ایک قبہ (گنبد) تھا۔ اس کی طوالت (بلندی) چھ سو ذراع تھی۔ اس میں آپ اپنے رب سے ہم کلام ہوا کرتے تھے۔

امام حکیم ترمذی رحمہ اللہ نے نوادر الاصول میں حضرت کعب رحمہ اللہ تعالیٰ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے گفتگو فرمائی۔ تو انہوں نے عرض کی: اے میرے رب! کیا تیرا کلام اس طرح ہے؟ تو رب کریم نے فرمایا: اے موسیٰ! میں دس ہزار زبانوں کی قوت سے تیرے ساتھ کلام کر رہا ہوں اور میرے پاس تمام زبانوں کی قوت ہے۔ اگر میں تیرے ساتھ اپنے کلام کے اصلی اور حقیقی انداز سے گفتگو کروں تو تو کچھ بھی نہ سمجھ سکے(2)۔

امام عبدالرزاق، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور بیہقی رحمہم اللہ نے الاسماء والصفات میں حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا تو موسیٰ علیہ السلام کی گفتگو سے پہلے تمام زبانوں کے واسطہ سے آپ سے گفتگو فرمائی۔ تو موسیٰ علیہ السلام یہ کہنے لگے: اے میرے رب! میں نہیں سمجھ رہا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی زبان کے ساتھ آواز کی مثل دوسری زبانوں میں آپ سے گفتگو فرمائی۔ تو آپ نے عرض کی: اے میرے رب! کیا

1۔ الفردوس للدیلمی، جلد 3، صفحہ 427 (5309) 2۔ نوادر الاصول، صفحہ 24-23، دار صادر بیروت

تیرا کلام اسی طرح ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: نہیں اگر تو میرا کلام اپنی حقیقی حالت پر سنے تو تو کچھ بھی نہ سمجھے۔ آپ نے عرض کی: اے میرے رب! کیا تیری مخلوق میں کوئی ایسی شے ہے جو تیرے کلام کے مشابہ ہو؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: نہیں۔ بجلی کی گرج کی آواز جو لوگوں نے سن رکھی ہے وہی میری مخلوق میں سے میرے کلام کے مشابہ ہونے کے زیادہ قریب ہے (1)۔

امام ابن جریر اور ابن منذر نے محمد بن کعب قرظی سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کی گئی تمہارے رب کا کلام مخلوق میں سے کس کے زیادہ مشابہ ہے؟ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ایسی گرج جو ساکن ہو۔

امام ابن منذر، ابن ابی حاتم اور حاکم رحمہم اللہ نے حضرت ابوالحویرث عبدالرحمٰن بن معاویہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اسی قدر ہی گفتگو فرمائی جتنی آپ کو سمجھنے کی طاقت رکھتے تھے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ اپنے جمیع کلام کے ساتھ گفتگو فرماتا تو کوئی چیز بھی آپ نہ سمجھ سکتے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام چالیس راتوں تک وہاں ٹھہرے رہے اور کوئی بھی آپ کو دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتا تھا۔ جو دیکھتا وہ رب العالمین کے نور کی تاب نہ لا کر مر جاتا (2)۔

امام دیلمی رحمہ اللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت بیان کی ہے: جب میرے بھائی موسیٰ علیہ السلام اپنے رب سے ہم کلام ہونے کے لیے نکلے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ ایک ہزار دو سو کلمات کے ساتھ گفتگو فرمائی۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے بربری زبان میں آپ سے گفتگو فرمائی اور فرمایا: اے موسیٰ! میں اپنے آپ کو ان کلمات سے تعبیر کرتا ہوں "انا اللہ اکبر" (میں اللہ ہوں، سب سے برتر اور بڑا ہوں) تو موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے رب! تو نے دنیا اپنے دشمنوں کو دی ہے اور اپنے دوستوں کو اس سے روکا ہے اس میں کیا حکمت ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی فرمائی کہ میں نے اپنے دشمنوں کو دنیا عطا کی ہے تاکہ وہ اس میں تردد کرتے رہیں اور میں نے اپنے دوستوں کو اس سے منع کیا ہے تاکہ وہ عجز و انکساری اختیار کریں (3)۔

امام ابن ابی حاتم نے ابن عجلان سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تمام زبانوں میں کلام فرمایا۔ اور ان میں سے ایک بربری زبان ہے۔ فرمایا میں نے بربری زبان میں موسیٰ علیہ السلام سے یہ کلام کی "اَنَا اللّٰہُ الْکَبِیْرُ"

سعید بن منصور، ابومنذر، حاکم، ابن مردویہ اور بیہقی نے الاسماء والصفات میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: جس دن اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو شرف کلام سے نوازا اس دن آپ اون کا جبہ، چادر، پائجامہ اور ٹوپی پہنے ہوئے تھے اور آپ کے نعلین غیر ذبح شدہ گدھے کے چمڑے سے بنے ہوئے تھے (4)۔

ابوالشیخ نے عبدالرحمٰن بن معاویہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے کلام کیا تو چالیس دن تک آپ وہاں ٹھہرے رہے اور کسی میں آپ کو دیکھنے کی تاب نہ تھی (اور جو دیکھتا) وہ رب العالمین کے نور (کی چمک) سے مر جاتا۔

امام ابوالشیخ رحمہ اللہ نے حضرت عروہ بن رویم رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب سے

1۔ تفسیر عبدالرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 2، صفحہ 93، دارالکتب العلمیہ بیروت
2۔ مستدرک حاکم، باب تواریخ المتقدمین، جلد 2، صفحہ 629، بیروت
3۔ الفردوس بماثور الخطاب، جلد 3، صفحہ 425 (5304) مکہ مکرمہ
4۔ مستدرک حاکم، جلد 1، صفحہ 81 (76) دارالکتب العلمیہ بیروت

اپنے رب سے کلام کیا پھر عورتوں کے پاس نہیں آئے اور آپ اپنے چہرے پر نقاب پہنے رہا کرتے تھے۔ کوئی بھی آپ کے چہرے کی طرف نہیں دیکھ سکتا تھا مگر وہ مرجاتا۔ اور آپ نے جس عورت کے لیے بھی اپنے چہرے کو ننگا کیا تو سورج کی شعاعوں کی مثل شعاعیں اسے ڈھانپ لیتیں اور وہ اپنے ہاتھ اپنے چہرے پر رکھ لیتی اور اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرتے ہوئے گر جاتی۔

امام ابن منذر، ابن ابی حاتم اور ابوالشیخ اور ابونعیم رحمہم اللہ نے حلیہ میں حضرت وہب بن منبہ رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہزار مقام سے گفتگو فرمائی۔ اور جب بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو شرف کلام بخشا تو آپ نے تین دن تک اپنے چہرہ پر وہ نور دیکھا۔ اور جب سے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا پھر آپ کسی زوجہ محترمہ کے قریب نہیں گئے (1)۔

امام ابن منذر نے عروہ بن رویم لخمی رحمہما اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بیوی نے آپ سے کہا بے شک میں چالیس سال سے آپ سے بیوہ ہو چکی ہوں۔ آپ مجھے ایک بار تو شرف دیدار سے متمتع فرمایئے۔ چنانچہ آپ نے اپنے چہرۂ اقدس سے برقع اٹھایا تو آپ کے چہرے کے نور نے اسے ڈھانپ لیا۔ اس کی نظریں چمک اٹھیں اور عرض کی: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کیجئے کہ وہ مجھے جنت میں آپ کی زوجہ ہونے کا شرف عطا کرے۔ تو آپ نے فرمایا: اس شرط پر کہ تو میرے بعد کسی اور سے شادی نہ کرے اور اپنے ہاتھ کی کمائی کے سوا کچھ نہ کھائے۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ فصل کاٹنے والوں کے پیچھے پیچھے جایا کرتی تھیں اور جب وہ یہ دیکھتے تو وہ ان کے لیے بڑی تیزی کرتے (یعنی بڑی تیز رفتاری سے فصل کاٹتے) اور جب آپ یہ محسوس کرتیں تو آپ کٹائی میں ان سے آگے نکل جاتیں۔

امام ابن ابی شیبہ، احمد نے الزہد میں، ابوخیثمہ نے کتاب العلم میں اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے کلام کیا تو کہا: اے میرے رب! تیرے کون سے بندے تیرے نزدیک زیادہ محبوب ہیں؟ رب کریم نے فرمایا: وہ بندے جو میرا ذکر کثرت سے کرتے ہیں۔ عرض کی: تیرا کون سا بندہ بہتر فیصلہ کرنے والا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ بندہ جو اپنے نفس کے خلاف اسی طرح فیصلہ کرتا ہے جیسے لوگوں کے خلاف کرتا ہے۔ پھر عرض کی: اے میرے رب! تیرے بندوں میں سے زیادہ غنی کون ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ بندہ جو اس پر راضی ہو جائے جو کچھ میں اسے عطا کردوں (2)۔

امام احمد رحمہ اللہ نے الزہد میں اور علامہ بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت حسن رحمہ اللہ سے یہ بیان کیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے اجتماعی نیکی اور بھلائی کے بارے سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: لوگوں کو ایسی چیزوں کا عادی بنا دے جن کا عادی بننا تو خود پسند کرتا ہے۔

امام حکیم ترمذی نے نوادر الاصول میں اور بیہقی نے جویبر رحمہم اللہ کی سند سے حضرت ضحاک رحمہ اللہ سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ

1۔ حلیۃ الاولیاء، وہب بن منبہ، جلد 4، صفحہ 50، مصر 2۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب کلام موسیٰ علیہ السلام، جلد 7، صفحہ 76-72، مدینہ منورہ